ریلوے اپنی بقا کی جنگ

اس قومی ادارہ کو صرف 8 ماہ میں 12 ارب کا منا

محمد سرور جالندھری

بے نظیر بھٹو کی شہادت کے المناک واقعہ کے ردعمل میں چند شر پسند عناصر نے ریلویز‘ اس کے اثاثوں‘ انفرا سٹرکچر کو زبردست نقصان پہنچایا۔ توڑ پھوڑ کرنے والوں نے ریل گاڑیوں کی بوگیوں کو آگ لگا دی اور لوکوموٹو انجن ناکارہ بنا دیے جس سے ریلوے کا سارا نظام برباد ہو کر رہ گیا۔ ملک بھر میں ٹرینوں کی آمد و رفت بُری طرح متاثر ہونے کا سب سے زیادہ نقصان اور پریشانی کا سامنا ریلوے کے ساتھ ساتھ کراچی لاہور‘ کراچی راولپنڈی‘ کراچی پشاور اور دیگر سیکشنوں کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کو کرنا پڑا۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہو جانے سے ریلوے مسافر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ شدید سردی میں ریلوے سٹیشنوں پر دھکے کھاتے رہے اور انہیں کوئی پُرسان حال دکھائی نہ دیتا تھا۔ آخر کار ریلویز نے کراچی‘ سکھر‘ نواب شاہ اور ٹنڈو آدم میں فوج اور رینجرز کے دستوں کی مدد سے توڑ پھوڑ کرنے والوں پر قابو پایا اور ریلوے انجینئرز نے فوج کے تحفظ میں ریلوے نظام کو بحال کرتے ہوئے 36 ٹرینوں میں سے 27 ٹرینوں کو ان کے روٹوں اور سیکشنوں میں چلا دیا ہے جبکہ میرپور خاص اور کراچی کے درمیان سکیورٹی کے مسائل کی بنیاد پر ابھی تک ریلوے ٹریفک بحال نہیں ہو سکی۔ ریلویز انتظامیہ دیگر ٹرینوں کو بھی بحال کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ ریلوے کے نگران وزیر موصوف منصور طارق کے مطابق ریلوے کے ایک انجن کی قیمت 20 کروڑ روپے ہے جبکہ ریل کا ایک ڈبہ ایک کروڑ روپے میں دستیاب ہے۔ وفاقی کابینہ کے ایک اجلاس میں نگران وزیراعظم میاں محمد سومرو کو بریفنگ دیتے ہوئے نگران وزیر داخلہ نے بتایا کہ ریلوے کے 22 انجنوں کو نقصان پہنچا‘ 140 بوگیوں کو آگ لگا دی گئی۔ ایک انجن اور 17 بوگیوں کو جزوی طور پر نقصان پہنچایا گیا جس سے ریلوے کو 12 ارب 38 کروڑ 20 لاکھ روپے کا نقصان ہوا اور ریلوے کی سروس ابھی تک پوری طرح بحال نہیں ہو سکی۔

پاکستان ریلوے کی مالی حالت پہلے ہی بہت پتلی ہے۔ ریلوے رواں مالی سال کے پہلے چھ ماہ کے اختتام پر آمدنی کا مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں بُری طرح ناکام رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ریلوے کو 4 ارب 52 کروڑ 68 لاکھ 24 ہزار روپے کم آمدنی ہوئی ہے۔ آئندہ چھ ماہ میں 24 ارب روپے کا ہدف پورا کرنا ریلوے کے لئے ممکن نہیں رہا۔ تفصیلات کے مطابق رواں مالی سال 08-2007ء کے پہلے چھ ماہ کے اختتام پر ریلوے کو مسافر‘ گڈز متفرق کوچز اور سنڈری سمیت تمام مدات میں مطلوبہ ہدف سے کم آمدنی ہوئی ہے۔ جولائی سے دسمبر تک چھ ماہ کے دوران ریلوے کی کل آمدنی 9 ارب 13 کروڑ 14 لاکھ 21 ہزار روپے ہے جبکہ اس عرصہ کے لئے ریلوے کو دیا گیا ہدف 13 ارب 65 کروڑ 82 لاکھ 45 ہزار روپے کا تھا۔ اس عرصہ میں ریلوے کو مسافروں کے کرایہ کی مد میں ایک ارب 35 کروڑ 22 لاکھ 49 ہزار روپے کم آمدن ہوئی ہے۔ سال رواں کے پہلے چھ ماہ کے اختتام پر ریلوے کی کل مسافر کرایہ آمدنی 5 ارب 12 کروڑ 22 لاکھ 37 ہزار روپے رہی جبکہ ہدف 6 ارب 47 کروڑ 44 لاکھ 86 ہزار روپے مقرر کیا گیا تھا۔ گڈز کی مد میں ریلوے کو ایک ارب 27 کروڑ 43 لاکھ 82 ہزار روپے کم آمدنی ہوئی ہے۔ پہلے چھ ماہ کے اختتام پر حساب کتاب کے مطابق ریلوے کی کل گڈز آمدنی 2 ارب 64 کروڑ 12 لاکھ 39 ہزار روپے ہے جبکہ اس مد میں ریلوے کا ہدف 3 ارب 91 کروڑ 56 لاکھ 21 ہزار روپے تھا۔ سنڈری کی مد میں ریلوے کو ایک ارب 61 کروڑ 65 لاکھ 40 ہزار روپے کی کم آمدنی ہوئی ہے جبکہ اس مد میں ہدف 2 ارب 27 کروڑ 11 لاکھ 37 ہزار روپے تھا اور اسی طرح متفرق کوچز کی مد میں بھی ریلوے کو 15 کروڑ 85 لاکھ 15 ہزار روپے کی کم آمدن ہوئی۔

نگران وفاقی حکومت نے ماہ دسمبر 2007ء میں ملک میں عالمی معیار اور جدید سہولیات سے آراستہ سات نئی تیز رفتار اور آرام دہ ٹرینیں چلانے کی منصوبہ بندی کی تھی اور بتایا گیا تھا کہ ان سات نئی ٹرینوں میں سے ایک راولپنڈی اور کراچی‘ تین لاہور تا فیصل آباد اور تین لاہور تا راولپنڈی کے درمیان چلائی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ پشاور سے کراچی کے درمیان بھی ایک ٹرین چلائی جائے گی۔ وزارت ریل کے اعلیٰ حکام کے مطابق اس وقت پاکستان ریلوے کے پاس مسافروں کو سفر کی سہولتیں مہیا کرنے کی صلاحیت بہت کم ہے۔ ریلوے ملک کی مسافر ٹریفک میں سے بیس فیصد مسافروں کو کور کرتی ہے باقی 80 فیصد لوگ مجبوراً سڑک کے ذریعے سفر کرتے ہیں جو ریلوے کی نسبت مہنگا سفر ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق ملک میں اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافے نے پاکستان ریلویز کی ترقی کے امکانات کو روشن کر دیا ہے۔ اب صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ریلوے کے انفرا سٹرکچر کو توسیع دی جائے۔ وزارت ریل کے حکام کے مطابق سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ کمیٹی نے حال ہی میں ہونے والے اجلاس میں 150 نئی اور جدید مسافر بوگیوں کی خریداری کے ایک منصوبے کی منظوری دی ہے جس پر 8 ارب 40 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔ اس منصوبے کے تحت 150 جدید ائر کنڈیشن مسافر بوگیاں خریدی جائیں گی۔ ان بوگیوں کی رفتار 140 کلومیٹر فی گھنٹہ ہو گی۔ اس منصوبہ میں ٹیکنالوجی کی منتقلی بھی شامل ہو گی۔ ان بوگیوں میں مسافروں کے آرام کا خاص خیال رکھا جائے گا اور یہ بوگیاں 7 نئی ٹرینوں میں استعمال کی جائیں گی۔ دیگر اطلاعات کے مطابق نگران وزیر ریل نے سابق وفاقی وزیر ریل شیخ رشید احمد کے بطور وزیر ریلوے اٹھائے ہوئے اقدامات اور فیصلوں کو پس پشت ڈالنا شروع کر دیا ہے اور ان کے دور میں چلائی جانے والی نئی ٹرینوں میں سے بیشتر کو

...نگ میں مصروف

...نافع ہوا: پاکستان ریلویز کی آفیشل رپورٹ

بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ٹرینوں کے اجرا کو سابق وزیر ریل نے ریلوے کی زبردست ترقی قرار دیا تھا مگر اب نگران وزیر ریلویز منصور طارق نے ریلوے حکام کو ہدایت کی ہے کہ یہ ٹرینیں غیر ضروری ہیں ان کو بند کر دیا جائے کیونکہ ان ٹرینوں کا کرایہ کم رکھا گیا ہے اور ریلوے کو ان کے چلانے سے مالی نقصان ہوا ہے۔ جس پر وزارت ریل نے ''حکم نئے حاکماں'' کے مطابق مختلف روٹوں پر چلنے والی چھ ٹرینوں کو بند کر دیا ہے اور گیارہ ٹرینوں کی سروس عارضی طور پر معطل کر دی گئی ہے۔ جن ٹرینوں کو بند کیا گیا ہے ان میں سابق وزیر ریلوے شیخ رشید احمد کے دور میں چلائی جانے والی بولان (کراچی کوئٹہ)' راولپنڈی سے کراچی جانے والی بھٹو ایکسپریس' راولپنڈی سے لاہور جانے والی راولپنڈی ایکسپریس' حیدر آباد سے میرپور خاص جانے والی فاسٹ پسنجر' ملتان خانیوال کے درمیان چلنے والی پسنجر ٹرین' سیالکوٹ اور لاہور کے درمیان چلنے والی سیالکوٹ ایکسپریس شامل ہیں۔ جن گیارہ ٹرینوں کی سروس عارضی طور پر بند کی گئی ہے ان میں کراچی لاہور کے درمیان چلنے والی سندھ ایکسپریس' کراچی سے ملتان چلنے والی شاہ رکن عالم ایکسپریس' لاہور سے سمہ سٹہ جانے والی پاکپتن ایکسپریس' ملتان سے راولپنڈی کے لئے تھل ایکسپریس' حیدر آباد سے میرپور خاص ایکسپریس ٹرین' لاہور فیصل آباد اور سیالکوٹ کے درمیان چلنے والی فاسٹ پسنجر ٹرین' سلطان باہو ایکسپریس جو لاہور سے شور کوٹ جاتی تھی۔ ان کے علاوہ دوسرے روٹوں پر چلنے والی تین مزید پسنجر ٹرینیں شامل ہیں۔

ملک میں ذرائع آمد و رفت اس قدر مہنگے ہیں کہ مہنگائی کے اس دور میں غریب تو ایک طرف رہے متوسط اور سفید پوش طبقہ بھی سفر کرنے سے پہلے سو مرتبہ سوچتا ہے۔ ملک کے ہر فرد کی خواہش ہوتی ہے کہ سفر ریل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ رکشا' ٹیکسی اور بسوں ویگنوں کے کرایے تو پہلے ہی آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ سابق وزیر ریل شیخ رشید احمد کے دور اقتدار میں بھی متعدد مرتبہ ریل کے کرایہ جات میں اضافہ ہوا۔ ریل کے کرایوں میں اضافے' ریلوے ٹائم ٹیبل ترتیب دیتے وقت' حکمرانوں کی ایما پر' صوبائی اور قومی اسمبلی میں بیٹھے ملک کے طاقتور ٹرانسپورٹرز اور ان کے نمائندوں کے دباؤ پر ریلوے مسافروں کی ضرورت کو نظر انداز کر کے ٹائم ٹیبل بنانے اور گاڑیوں کو مقررہ وقت سے لیٹ چلانے اور منزل مقصود پر پہنچانے میں دیر کرنے کی وجہ سے مسافروں کی ایک بڑی تعداد نے ریلوے سفر کو خیرباد کہہ دیا تھا جس کے باعث ریلوے خسارے میں جا رہا تھا اور ریلوے آمدن میں روز بروز کمی آ رہی تھی۔ سابق وفاقی وزیر ریلویز شیخ رشید احمد سے ان کے بیشتر کاموں پر اختلاف کے باوجود انہوں نے ریلوے کی آمدن میں اضافے کے لئے کئی ایک مثبت تبدیلیاں کیں۔ انہوں نے آتے ہی کرایوں میں تھوڑی بہت کمی بیشی کی۔ ٹرینوں کی بروقت آمد و رفت اور مسافروں کو بہتر سفری سہولتیں بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ عوام کی ضرورت کے مطابق نئی ریل گاڑیاں چلائیں جس کے باعث ریلوے سے روٹھے ہوئے مسافروں نے ریلوے سے دوبارہ رجوع کر لیا اور ریلوے سٹیشنوں کی رونق دوبارہ بحال ہو گئی۔ خالی بوگیاں مسافروں سے بھرنے لگیں' ان کے مشورے اور ہدایت پر کم رفتار ٹرینوں کی رفتار بڑھا دی گئی۔ خانیوال سے رائیونڈ تک ٹریک کو ڈبل کرنے کا کام تیزی سے مکمل ہونے لگا۔ ان کی ہدایت پر ٹرینوں میں صفائی کے علاوہ پانی کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا اور ریلوے مسافروں کے ساتھ نرم رویے اور اخلاق سے پیش آنے کے باعث ریلوے کی آمدن بڑھنے لگی۔ سابق وزیر ریل کے دور میں ''ریلوے'' ٹرینوں کی تعداد میں اضافے کے لئے جدوجہد میں مصروف تھا تاکہ ریلوے کی آمدن بڑھانے کے ساتھ ساتھ ملک کے عوام کو سفر کا سستا وسیلہ میسر آئے۔ اس وقت کی آفیشل رپورٹ کے مطابق اس قومی ادارے کو صرف آٹھ ماہ میں دو ارب روپے سے زیادہ کا منافع ہوا اور ریلوے ملازمین کی بہتر کارکردگی پر ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کر دیا گیا تھا۔

ملک میں پچھلے پچیس تیس سال سے بننے والی حکومتوں نے سرکاری اثاثوں کی فروخت' روزمرہ استعمال اور کھانے پینے اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے' آمد و رفت کے کرایہ جات میں آئے روز اضافہ کرنے کو ہی محکموں اور اداروں کی آمدن میں اضافے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اب ریلویز کے نگران وزیر منصور طارق نے ریلوے کی آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے مال بردار ٹرینوں کے کرایوں میں 100 فیصد اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس پر عمل درآمد بھی شروع کروا دیا گیا ہے۔ وزیر ریل موصوف کو کیا معلوم؟ کہ کاروباری پارٹیوں اور اداروں کے ساتھ محکمہ گڈز سیکشن کے عملے کا برتاؤ کیسا ہے؟ آج کل ہر طرف تیزی کا دور ہے ہر پارٹی جلد سے جلد مارکیٹ یا منڈی تک اپنا مال پہنچانا چاہتی ہے تاکہ مال بروقت فروخت کر کے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکے۔ ریلوے گڈز سیکشن کی حالت یہ ہے کہ فیصل آباد سے بک ہونے والا مال پندرہ دنوں میں بھی لاہور نہیں پہنچتا۔ کاروباری اور بیوپاری تو پہلے ہی اپنے مال کے لئے ٹرکوں کے سفر کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں اور ریلوے گڈز سیکشن سے بامر مجبوری رابطہ رکھتے ہیں۔ کرایہ میں اضافے کے باعث ملک کا بیوپاری اور کاروباری طبقہ دور بھاگ جائے گا۔ نگران وزیر ریل کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ وہ صرف عبوری پیریڈ کے لئے تشریف لائے ہیں جو 8 جنوری کو ختم ہو گیا تھا' وہ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو شہید کو دعائیں دیں جنہوں نے ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے جان کی قربانی دے کر موجودہ نگران حکومت کو 18 فروری تک مزید 40 روز کے لئے اقتدار کے مزے لوٹنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ نگران حکومت کو ملٹی نیشنل کمپنیز سے کسی بھی معاملے میں معاہدے کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ کام آئندہ آنے والی منتخب حکومت کے وزیر ریل کے لئے چھوڑ دیں۔ وفاقی وزیر ریل کے لئے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر سابق حکومت نے ریلوے کی اراضی فروخت کرنے کی غلطی کر لی تھی مگر عوامی دباؤ کے باعث اس معاہدے کو راستے ہی میں چھوڑ دیا تھا جس کو نگران وزیر ریل نے مکمل کر کے ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کی ہے اور اب وزیر ریل منصور طارق ریلویز گوداموں میں پڑے بھاری مالیت کے سکریپ پر نظر جمائے بیٹھے ہیں۔ وفاقی وزیر ریل نے کہا ہے کہ مختلف صوبائی محکموں کے پاس ریلویز کے کروڑوں روپے کے بقایا جات ہیں جن کو وصول کرنے کے لئے گورنر پنجاب سے رابطہ کیا جا رہا ہے جو کہ ایک اچھی بات ہے۔ اگر نگران وزیر ریل سے ہو سکے تو فوج کی جانب بھی ریلوے کے کروڑوں روپے کے واجبات رکے ہوئے ہیں اس سلسلے میں وہ صدر پاکستان جنرل (ر) پرویز مشرف سے بات کریں تاکہ آپ کی کارکردگی قوم کے سامنے آئے۔ قومی اثاثے فروخت کرنے سے اداروں کی زندگی نہیں بچائی جا سکتی ہے۔ یہ کہاں کی عقل مندی ہے کہ ژوب بوستان کے درمیان 300 کلومیٹر ریلوے لائن ہی صرف اس واسطے فروخت کر دی جائے کہ اگر نگران حکومت اسے فروخت نہ کرتی تو یہ ٹریک قبائلی اکھاڑ کر لے جاتے۔ عوام حکمرانوں سے پہلے ہی تنگ آ چکے ہیں۔ نگران حکومت نے بھی انہی کے چلن پکڑ لئے ہیں۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اب قوم انتخابات کی جانب بڑھ رہی ہے اور انتخابات کے بعد سب نے اپنا اپنا حساب دینا ہے۔ قومی اثاثوں کو لوٹنے اور اپنی تجوریاں بھرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ریلوے کی آمدن میں اضافے کے لئے ریلوے مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ یہ قومی ادارہ ملک و قوم کی خدمت کرتا رہے۔